امام شاذلی ؒ کی "حزب النصر" کی شرح

نزھۃ النظر

فی شرح حزب النصر

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملّت مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

(حرفِ آغاز)

زیرِ نظر رسالہ ''نزهة النظر فی شرح حزب النصر'' شیخ الفضیلت حضرت علامہ شیخ ابو الحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۶۵۶ھ) کے مرتب کردہ مجرب اوراد و وظائف کا ایک خوبصورت گلدستہ ہے جو ضَخامَت (موٹائی) کے اعتبار سے بالکل مختصر ہے مگر جامعیت اور تاثیر کے اعتبار سے ایک طاقتور پہاڑ سے کہیں زیادہ مؤثر ہے جو حاسدین اور دشمنوں سے حفاظت اور منزلِ مقصود کے حصول کے لئے اور ہر جائز کام میں کامیابی کے لئے پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے۔

اس کی جمع اور ترتیب کا کام شیخ القرآن والحدیث فیضِ ملت حضور مفتی ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ (وصال ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء) نے ۳۰ جمادی الاول ۱۴۰۸ھ یعنی آج سے چوبیس (۲۴) سال قبل کیا تھا مگر افسوس کہ آپ کی حیاتِ ظاہری میں یہ خزانہ زیورِ طَبع (شائع ہونے) سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر نہ آسکا۔

اور اب حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نقشبندی مد ظلہ العالی (رئیس دار الحدیث والافتاء جامعۃ النور، نور مسجد، میٹھادر، کراچی) کے حسبِ ارشاد جامعۃ النور کے شعبہ درسِ نظامی کے سینئر مدرس حضرت علامہ حافظ اللہ رحم عبد المصطفیٰ رضوی صاحب مد ظلہ العالی (خطیب و امام شہید مسجد، کھارادر، کراچی) نے اعراب اور لفظوں کی تصحیح کا فریضہ انجام دیا اور جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان نے اس رسالہ کی کمپوزنگ کرائی مگر بزمِ فیضانِ اُویسیہ پاکستان (کراچی) نے اس رسالہ کی کمپوزنگ دوبارہ نئے انداز میں کی اور اب اسے چھاپ کر آپ کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اَحقَر (ناچیز) نے تزئین و آرائش کر کے یہ رسالہ صوفی محمد مقصود حسین قادری نوشاہی اُویسی صاحب کی خدمت میں پیش کیا جو کہ حضرت علامہ اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ بھی ہیں اور علماء و مشائخ عظام اور مذہبی اداروں سے رابطہ میں بھی رہتے ہیں اور اس طرح علم کے موتی عوام و خواص تک پہنچانے میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں، خدائے ذوالجلال ان کی کاوشوں (جستجو) کو قبول فرمائے (آمین)۔ صوفی مقصود اُویسی صاحب کے مشورے پر اس رسالہ کی اشاعت کے سلسلہ میں بزمِ فیضانِ اُویسیہ کے ناظمِ اعلیٰ نعمان احمد اُویسی سے رابطہ کیا اور انہوں نے فوری طور پر اس کی اشاعت کی ذمہ داری قبول کر لی۔ اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہوئی مگر الحمد للہ یہ رسالہ پہلی بار اُردو ترجمہ کے ساتھ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کریم اپنے حبیب علیہ السلام کے صدقہ و طفیل بزم کے اراکین کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

اس رسالہ کا مُسَوَّدَہ (لکھا ہوا) مجھے صاحبزادہ حضرت مولانا محمد فیاض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی (جانشین حضور فیضِ ملت و مدیرِ ماہنامہ فیض عالم، بہاولپور) نے عنایت فرمایا تھااور ان کی کوشش شب وروز یہی ہوتی ہے کہ ان کے عظیم والدِ گرامی حضور فیضِ ملت مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمۃ کی تمام علمی و ادبی خدمات زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر دنیاجہاں میں پھیل جائیں اور ان کے مُحرِّک (تحریک کرنے والے) کو ثوابِ جاریہ کی صورت میں قیامت تک اجر و ثواب ملتا رہے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ میں جس نے جس جس طرح تعاون فرما کر حصہ ملایااُن کو دارَین (دونوں جہان، دنیاو آخرت) کی سعادتیں عطافرما کر دونوں جہاں میں اُن کا اقبال بلند فرمائے۔اور اِن اوراد و وظائف کے پڑھنے والوں کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

۱۵، ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ / ۲۱، نومبر ۲۰۱۱ء

دعاجو

محمد عبدالکریم قادری اُویسی فیضی عفی عنہ

خادم سبز واری پبلشرز، کراچی

(خطیب و امام بسم اللہ مسجد، سات مینار والی، نزد ضیاء موڑ عابد آباد، سائٹ، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

امابعد! مشائخ واولیاء عظام کے اوراد ووظائف میں حزب البحر شریف بہت مشہور ہے لیکن حزب النصر کو بہت کم حضرات جانتے ہیں، حالانکہ دونوں ایک ہی بزرگ کی یادگار ہیں اور تاثیر میں ایک دوسرے سے کم نہیں، تعارفِ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اور حزب النصر کا ترجمہ مع مختصر تشریح کو ملا کر اس تصنیف کا نام رکھا ہے:

نزھۃ النظر فی شرح حزب النصر

لأبی الحسن الشاذلی قدس سرہٗ

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

بہاولپور، ۱۴۰۸ھ

(مقدمہ)

اس وقت سلاسلِ اربعہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ) مشہور ہیں لیکن اِن کے علاوہ اور سلاسل بھی ہیں ان میں ایک سلسلہ اُویسیہ ہے جس کا انتساب حضرت سیدنا اُویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ہے، ایسے ہی سلسلہ شاذلیہ جس کا اجراء سیدنا حسن بن سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے ہوا، اور اس کی اشاعت سیدنا ابوالحسن علی شاذلی علیہ الرحمۃ کی وجہ سے ہوئی، آپ کا سلسلہ طریقت یوں ہے:

۱۔ قطب الوقت حضرت شیخ ابوالحسن علی شاذلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ حضرت شیخ عبد السلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ حضرت شیخ عبد الرحمن مدنی رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ حضرت شیخ تقی الدین فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حضرت شیخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ حضرت شیخ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ حضرت شیخ تاج الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حضرت شیخ زین الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ حضرت شیخ ابراہیم بصری رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ حضرت ابو القاسم مردنی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حضرت فتح المسعود رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ حضرت سیدنا سعید رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ صحابی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ

۱۵۔ جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام عالی مقام سیدنا حسن مجتبیٰ بن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

۱۶۔ حضرت سید اہلبیت النبی امیر المؤمنین اسد اللہ غالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ

۱۷۔ حضرت سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

(حالاتِ زندگی)

خاندان: آپ حسنی سید ہیں یعنی آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، والد کا نام سید عبد اللہ ہے، آپ کا نام 'علی' کنیت 'ابو الحسن' ہے، آپ کی شہرت ابو الحسن شاذلی کے نام سے ہوئی۔

ولادت: آپ کی ولادت ۵۹۱ھ بمقام شاذلہ ہوئی (شاذلہ نواح مصر میں ایک بستی کا نام ہے)۔

خصوصیات: آپ مادر زاد نابینا تھے مگر پیدائشی نقص آپ کی تربیت، تعلیم اور شخصی کرامات میں بھی رکاوٹ نہیں ہوا، اور رفتہ رفتہ آپ مُتَبَحِّرُ عالم(بہت بڑا عالم)، فصیح وخوش گفتار واعظ، نکتہ سنج شاعر، باطنی علوم کے ماہر، میدانِ تصوف کے شہسوار اور آخر میں امام الطریقہ مشہور ہوئے۔

تعلیم: آپ کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں اب تک کچھ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ نے ابتدائی تعلیم کس کس سے اور کہاں کہاں سے حاصل کی اور آپ کے اساتذہ کون کون رہے۔

سلوک: حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ مادرزاد ولی تھے مگر بظاہر آپ نے راہِ سلوک کی ابتدائی تعلیم حضرت عبد السلام بن مشیش قدس اللہ سرہٗ سے حاصل کی اور آپ ہی کے زیرِ تربیت رہ کر شیخ سے باطنی تعلیم حاصل کی اور جملہ منازلِ سلوک اور منازلِ حجاب طے کئے(حضرت عبد السلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت واجازت حضرت عبد الرحمٰن بن زیت رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل تھی اور ان کا سلسلہ بیعت وارشاد حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے مستفیض تھے اور حضرت ابو محمد جُعفی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مستفیض تھے)۔

ارشاد: تعلیمِ سلوک کے بارے میں حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے(ایک شخص کے دریافت کرنے پر کہ راہِ سلوک میں آپ کے رشد ورہنما کون کون ہیں۔)ارشاد فرمایا کہ میرے راہِ سلوک کے رہنما اوّل حضرت عبد السلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ ہیں لیکن اب حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ تربیت ہوں اور بلا کسی واسطہ کے حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام سے اکتسابِ فیض حاصل کر رہا ہوں، چناچہ اس وقت میں دس(۱۰) سمندروں سے سیر اب ہو رہا ہوں جن میں پانچ(۵) ارضی (زمینی)ہیں اور پانچ(۵) سماوی(آسمانی)، یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کریم، حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، اور حضرت روحِ اکبر علیہ السلام سے۔[1] (الطبقات الکبریٰ. امام شعرانی)

راہِ سلوک اور شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ: سالک راہِ طریقت جب عرفان کی منزلیں طے کرنے لگتا ہے تو ایک خاص مقام پر پہنچ کر اُس کو توحید کے مختلف جلوے نظر آتے ہیں کبھی تو اُس پر صَحْو[2] کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی سُکْر[3] کا، کبھی اُس کے سامنے وَحدَتُ الوُجُود[4] کے مناظر آتے ہیں، ان مناظر کے اظہار کرنے پر بڑی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چناچہ حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ جب اس منزل پر پہنچے تو اپنے مشاہداتِ راز کو ظاہر کرنے لگے جن کے مبہم الفاظ کا صحیح مطلب نہ سمجھ کر لوگ اُن کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے اور مخالفین نے ان کو زَہرَہ گُداز(سخت تکلیف پہنچانے والی) اذیتیں دینا شروع کر دیں اور بالآخر ان کو شاذلہ سے نکال دیا۔ شیخ مجبوراً شاذلہ سے نکل کر اسکندریہ آگئے اور اسکندریہ میں اقامت گزین ہو گئے، مخالفین کو شیخ کا اسکندریہ میں بھی سکون سے رہنا گوارا نہ ہوا اور سب نے مشورہ کر کے حاکمِ اسکندریہ کو ایک عریضہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا کہ

---

1) (الطبقات الکبری للشعراني: المسمّى لواقح الأنوار القدسية في مناقب العلماء والصوفية، 13/2، مكتبة الثقافة الدينية، 2008)
(النفحات الشاذلية في شرح البردة البوصيرية، ذكر ثلاثمائة حديث من جوامع كلمه صلي الله عليه وسلم، 280/2، دار الكتب العلمية بيروت)

2) (تصوّف)ذات احدیث میں غیریت کے ساتھ محو ہونا، اپنی ذات وصفات کو گُم کر دینا۔

3) (تصوف)جب سالک جمال محبوب کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کی عقل عشق سے مغلوب ہو جاتی ہے۔ ادراک اور ہوش باقی نہیں رہتا ہے اور سالک پر سکر اور محویت اور فنا کی کیفیت طاری ہوتی ہے، عالم حیرت۔

4) یہ نظریہ کہ جو کوئی شے وجود رکھتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا صرف مظہر نہیں بلکہ جزو ہے اور تمام اشیا ایک وجود کے مظاہر اور اس کی شاخیں ہیں۔

"ہم سبھوں نے ابو الحسن کو شاذلہ سے نکال دیا ہے اب وہ اسکندریہ میں پہنچ گیا ہے یہ شخص بے دین اور زندیق ہے، اس کا کام الحاد اور گمراہی پھیلانا ہے اور مسلمانوں کو اپنے دامنِ تزویر میں پھنسا کر دین سے ہٹا دینا ہے ایسا نہ ہو کہ یہ شخص آپ کے شہر میں بھی بے دینی پھیلائے اور مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے ہٹا دے۔"

حاکمِ اسکندریہ اس عریضہ کو پڑھ کر بہت متاثر ہوا اور شیخ کا سخت مخالف ہو گیا، اس نے شیخ کی مخالفت میں والی مصر کو شیخ کے خلاف بھڑکا کر والی مصر سے شیخ کے قتل کر دینے کا فرمان حاصل کر لیا، قتل کرنے کا فرمان حاصل کرنے کے بعد اس نے شیخ کے قتل کئے جانے کی تاریخ اور وقت سے لوگوں کو مطلع کر دیا، چناچہ وقتِ مقررہ پر پوری خلقت میدان میں جمع ہو گئی، وقتِ مقررہ پر حاکمِ اسکندریہ نے جلاد کو طلب کر کے حکم دیا کہ شیخ کی گردن مار دے، جلاد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گردن مارنے کے واسطے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کی آہٹ پا کر اپنا ہاتھ اُٹھایا جس میں ایک کاغذ تھا اس کاغذ کو شیخ کے ہاتھ سے لے کر پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں والی مصر کا فرمان ہے جس پر شاہی مہر و دستخط موجود ہیں اس میں لکھا تھا کہ ابو الحسن پر کسی طرح کی دست درازی نہ کی جائے۔

یہ تازہ فرمان دیکھ کر حاکمِ اسکندریہ بھی دنگ رہ گیا اور جلاد کو واپس بلا لیا نیز موجود تمام لوگوں پر حیرت چھا گئی، اہلِ بینش [5] خاموش ہو گئے اور عوام مخالف کہنے لگے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْن، اسی عرصہ میں مصر کا سفیر آیا اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کی خدمت میں معذرت نامہ پیش کر کے شیخ کے ساتھ اس عرصہ میں جو سختی کی جا چکی تھی اُس کے بارے میں عَفو (معافی) کا خواست گار (طلب گار) ہوا، حضرت شیخ نے اُس کی عُذر خواہی (معذرت طلبی) پر سب کو معاف کیا اور سب کی فلاح کے لئے دعا کی، حضرت کی یہ کرامت دیکھ کر عوام کی رائے بھی آپ کے موافق ہو گئی۔

علمائے ظواھر: علمائے ظواہر کو ایسے اولیاء کرام سے بعض اُمور میں اختلاف فطری امر ہے لیکن جب علمائے ظواہر اُن کی باطنی حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں تو نہ صرف اُنہیں معذور سمجھتے ہیں بلکہ تہہ دل سے اُن کے مُعتَقِد (عقیدت مند) ہو جاتے ہیں جیسے علامہ عبد الرحمٰن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ ابتداءً صوفیہ کرام کے مخالف تھے یہاں تک کہ "تلبیسِ ابلیس" جیسی سخت کتاب لکھ دی لیکن جب نگاہِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے نوازے گئے تو پھر نہ صرف صوفیاء کرام سے عقیدت ہو گئی تھی بلکہ اُن کے فضائل و کمالات میں ایک ضخیم کتاب "صفوۃ الصفوۃ" تصنیف فرمادی۔

کچھ یہی کیفیت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی پیش آئی چناچہ "الیواقیت والجواھر" میں امام عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ نے لکھا ہے کہ حضرت علامہ عزالدین محدث رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی دور میں صوفیاء کے خلاف تھے اور فریاد کرتے تھے کہ شریعت میں کوئی طریقہ اور بھی ہے جو ہمارے یہاں کے طریقہ سے جدا ہے جو آدمی ایسا خیال کرے کہ شریعت کا ایک علم باطن بھی ہے جو ہمارے یہاں نہیں ہے وہ زِندِیق (بے دین) ہے اور اس کا تعلق فرقہ باطنیہ سے ہے لیکن جب علامہ کی ملاقات مصر میں حضرت شاذلی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور دونوں کچھ دن یکجا (ایک ساتھ) رہے تو علامہ قدس سرہٗ نے فرمایا:

[5] بنش: ملک شام کا ایک شہر

اِنَّهَا طَرِيْقٌ جُمِعَتْ فِيْهِ اَخْلَاقُ الْمُرْسَلِيْنَ [6]

یعنی یہ وہ طریقہ ہے کہ جو تمام رسولوں کے اخلاق کا جامع ہے۔

فائدہ: کسی بزرگ نے شیخ شاذلی قدس سرہٗ سے سُلُوک [7] کی تعلیم و اذکار کی بَابَت (بارے میں) دریافت کیا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے طریقہ میں اذکار واوراد کی حاجت نہیں صرف توجہ سے سلوک کے مراحل طے ہو جاتے ہیں اور صرف فضلِ الٰہی سے راہِ سلوک کی تمام منزلیں مکمل ہو جاتی ہیں، میں بلاواسطہ فیضیاب ہو رہاہوں فی الحقیقت یہ فَنَائِیَتِ رسول کی وہ عالی منزل ہے جہاں سالک کے لئے تمام وسائط ختم ہو جاتے ہیں اور سالک بلاواسطہ فیضِ رسول(صلوٰۃ اللہ علیہ والسلام) حاصل کرتا ہے اور اُس کا سینہ انوارِ احمدیہ کا مَخزَن (ذخیرہ) بن جاتا ہے اُس کے افعال واقوال سب پر اخلاقِ محمدی کا عکس پڑتا ہے اور وہ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سرتاپا تصویر اور اخلاقِ نبوی کا مجسمہ بن جاتا ہے، اُس کی حیات جاوِدانی (ہمیشہ رہنے والی) ہوتی ہے اُس کی فنا بقاء کے مُتَرادِف(مانند) ہوتی ہے۔

؎ اُن کی حیات بھی بقاء اُن کی ممات بھی بقاء

اُس کا ہر عضو بلکہ ہر بُنِ مُو(بال کی جڑ) نورِ مصطفوی سے تاباں اور درخشاں ہوتا ہے اُس کو اخلاقِ محمدی اور عشقِ احمدی میں اس درجہ فنائیت اور مَحوِیَت (خود فراموشی) حاصل ہو جاتی ہے کہ سارے واسطے خود بخود کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور سارے حجابات کے پردے جو وَسائِط اور ذرائع(وسیلوں) کی صورت میں ہوتے ہیں خود ہی ہٹ جاتے ہیں جس سے سالک بے پردہ انوارِ مصطفویہ کا مشائدہ کرتا ہے۔

جہادِ نفس: حضرت شیخ نے جہادِ نفس کے سلسلے میں اسّی (۸۰) دن کا صومِ وصال(مسلسل روزے) رکھا جب اسّی روزے پورے ہو گئے تو دل میں خیال گزرا کہ اب کسرِ نفسی کی منزل ختم ہو گئی اور نفسِ امّارہ پر موت واقع ہو گئی، اس خیال کا دل میں آنا تھا کہ آپ نے دیکھا کہ ایک پاک باز حسین و جمیل عورت قریب کے غار سے نکلی اور مجھے مخاطب کرکے فرمایا: "اے بدنصیب! صرف اَسّی(۸۰) دن کے روزے پر ناز کر رہا ہے اور دل میں یقین کر لیا کہ نفسِ امّارہ مُردہ ہو گیا ہے مجھے چھ مہینے ہو گئے کہ میرے پاس کھانے کی خوشبو نہیں آئی"۔ [8] (نفحات الانس)

حکایت: جہادِ نفس کے سلسلے میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ میں جنگل میں تھا کہ ایک رات یہ واقعہ پیش آیا کہ جنگل میں تمام چرندو پرند اور درندے میرے پاس آ گئے اور رات بھر میرے گرد اطمینان و سکون سے بیٹھے رہے جب میں نے اُن وحشی جانوروں کا یہ اُنس دیکھا تو دل میں خطرہ گزرا کہ مجھے ربّ تعالیٰ نے "مقامِ اُنس" سے نوازہ ہے کہ کوئی جانور اور پرندہ مجھ سے وحشت نہیں رکھتا اور نہ مجھے دیکھ کر بھاگتا ہے اس خطرے کے بعد میرا

---

6) (اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الاكابر، 82/2، دار المعرفة للطباعة والنشر، 1974)

7) (تصوّف) طلب قرب حق، فنائے بشریت اور بقائے الوہیت، حق تعالیٰ کا قرب چاہنا.

8) (نفحات الأنس من حضرات القدس، 550 أبو الحسن المغربي الشاذلي، 752/2، دار الكتب العلمية بيروت)

گزر ایک ایسی جگہ سے ہوا جہاں جھنڈ کے جھنڈ پرندے اکھٹے تھے، مگر میری آہٹ پاتے ہی سب کے سب اُڑ گئے ایک بھی وہاں نہ رہا، یہ منظر دیکھ کر سخت حیرت ہوئی اور فوراً بار گاہِ خداوندی میں عرض کی، اس پر جواب ملا کہ "اے ابوالحسن! کل تو میرے قرب میں تھا آج وسوسۂ نفسانی کے قرب میں ہے"۔ [9]

وعظ کی کیفیت: کتبِ سیر میں مذکور ہے کہ حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ کے وعظ و بیان میں اسرار و نکات اور علمی، کشفی جواہرات ہوتے کہ جس کے استفادہ کے لئے کثرت سے علماء و فضلاء آپ کی مجلسِ وعظ میں شریک ہوتے اور عابدوں وزاہدوں کا مجمع ہمہ دم آستانہ پاک پر حاضر رہتا۔

یک زمانہ صحبتِ باولیاء   بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ولی کامل کی صحبت میں ایک گھڑی بیٹھنا، سو سال کی ریاکاری سے پاک عبادت سے بہتر ہے۔

طریقہ تربیت: کسی بزرگ نے حضرت شیخ شاذلی قدس سرہٗ سے پوچھا کہ آپ اپنے مُتَوَسِّلِین کو نہ اذکار و اورادِ ظاہری کی تعلیم دیتے ہیں اور نہ باطن کی، فرمایا کہ میرے طریقہ میں اذکارِ ظاہری و باطنی کی حاجت نہیں صرف توجہ اور نسبت کے فیض سے سلوک کے سارے مراحل طے ہو جاتے ہیں اور محض فضلِ الٰہی سے راہِ سلوک کی منازل کی تکمیل ہوتی ہے کیونکہ میرے مربّی اور قائد سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں سیدِنا صاحبِ لوح و قلم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلاواسطہ فیضیاب ہو رہا ہوں۔

فائدہ: مرشدین و مشائخ کا دستور تربیتِ سلوک میں یہ رہا ہے کہ راہِ سلوک کے مُتلاشی (ڈھونڈنے والے) کو نہ کسی اور شیخ کی صحبت میں بیٹھنے اور استفادہ کرنے سے روکتے اور نہ کسی شیخ کے تلقین کردہ اوراد و اشغال کرنے سے منع کرتے، اس لئے کہ رہروئے سلوک اپنی منزل تک پہنچنے میں حیرانی اور اُلجھن نہ محسوس کرے اور نہ اس پر فیضان کا دروازہ بند ہو بسہولت راہِ سلوک طے کرلے اور جلد تَخْلِیَہ (خلوت) کے نسخہ اثر کریں تاکہ سالک کے قلب سے صفاتِ رَذِیلَہ کی سیاہی دور ہو اور صفاتِ حمیدہ کی صَیقل (روشنی) سے قلب مُتَجَلّی (ظاہر) ہو، حضرت شیخ قدس سرہٗ کا طریقہ تربیت ان کے ہمعصر (ایک زمانے کے) مشائخ کے طریقہ تربیت سے جداگانہ تھا، حضرت شیخ نے کبھی کسی طالبِ راہ کو کسی شیخ کے پاس جانے سے نہیں روکا بلکہ بوقتِ اجازت طلبی بڑی خندہ پیشانی سے یہ فقرہ زبان پر آتا:

اِنْ وَجَدتَّ مَنْهَلاً اَعْذَبَ مِنْ مَنْهَلِنَا فَعَلَيْكَ [10]

ترجمہ: اگر کوئی چشمہ تم کو میرے چشمہ سے شیریں ملے تو اُس سے سیراب ہو جاؤ۔

شیخ شاذلی علماء کی نظر میں: حضرت شیخ تقی الدین بن دقیق العید محدث رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ شاذلی قدس سرہٗ کے بارے میں فرمایا:

مَا رَأَيْتُ أَعْرَفُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْخِ اَبِي الْحَسَنِ الشَّاذِلِيْ [11]

---

9) (نفحات الأنس من حضرات القدس، 550أبو الحسن المغربي الشاذلي، 752/2، دار الكتب العلمية بيروت)

10) (المنن الكبرى المسمى لطائف المنن والأخلاق في وجوب التحدث بنعمة الله على الإطلاق، ص347، دار الكتب العلمية بيروت)

(نفحات الأنس من حضرات القدس، 550: أبو الحسن المغربي الشاذلي، 754/2، دار الكتب العلمية بيروت)

11) (شرح حزب البر المعروف بالحزب الكبير للإمام أبي الحسن الشاذلي، تأليف: عبد الرحمن بن محمد الفاسي، ص7، دار الكتب العلمية بيروت)

ترجمہ: حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی سے بڑھ کر میں نے کسی کو عارف باللہ نہیں پایا۔

اسی طرح شیخ ابوالحسن مرسی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جس کا ترجمہ یہ ہے:

ہم شیوخِ زمانہ کی خدمت میں حاضر رہے لیکن اُن کی صحبت کا آبِ زُلال میری پیاس کو نہ بجھا سکا لیکن جب ہم شیخ ابوالحسن شاذلی کی صحبت میں بیٹھے اور اُنکے فیضانِ صحبت سے پانی پیا تو میری پیاس بجھی اور سیرابی نصیب ہوئی۔ (طبقات امام شعرانی)

سلسلہ شاذلیہ کے اکابرین: حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کے سلسلہ میں علماء، فقہا اور محدثین کی کافی تعداد ملتی ہے، ہندوستان کے مایہ ناز محدث و فقیہہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مدفون حوض شمسی دہلی) اور آپ کے اُستاد حضرت شیخ علی متقی محدث مدنی قدس سرہٗ اسی سلسلہ سے وابستہ رہے نیز حضرت عزالدین محدث اور حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی قدس سرہٗ (مؤلف دلائل الخیرات)، امام عبدالوہاب شعرانی بھی اسی سلسلے کے اکابرین سے ہیں، آج بھی اس سلسلے کے فیوض وبرکات جاری ہیں حضرت شیخ شاذلی کا سلسلہ "خانوادہ شاذلیہ" سے مشہور ہے۔

شیخ شاذلی کے ہم عصر اولیائے ہند و پاک: جس عہد میں اسکندریہ اور اُس کے اطراف شیخ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہو رہے تھے اُن ہی ایام میں ہندوستان بھی اپنے طول و عرض میں اولیاء کرام کے فیوض کی نہریں بہا رہا تھا بزرگانِ چشت میں نائبِ رسول فی الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن اجمیری، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکر، حضرت شیخ نجیب الدین متوکل، مولانا فخر الدین اجمیری، حضرت جلال تبریزی، حضرت شاہ جمال الدین قطب ہانسوی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بحیاتِ ظاہری رونق افروز تھے۔

سہروردیہ: سہروردیہ بزرگوں میں حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی، حضرت سید نور الدین مبارک غزنوی، شیخ احمد نہروالی، قاضی حمید الدین ناگوری، سید مٹھ لاہوری، شیخ ابو نجیب، سلطان العارفین خواجہ محمد حسن بدایونی (قدمت اسرارہم) تشریف فرما تھے جن کی خانقاہیں رُشد وہدایت کی مراکز تھیں، ان حضرات کے علاوہ اور بھی اولیاء اللہ موجود تھے جن کے سلسلہ طریقت کا صحیح علم نہیں ہو سکا لیکن یہ سب کے سب ہدایت کے عَلَم بردار تھے مثلاً میر سید حسن خنگ سوار مشہدی اجمیری، شیخ عزیز الدین مکی لاہوری، سید تفتہ تبریزی لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا فیضِ عام: حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے اولیاء ومشائخ کے فیضِ عام کا ثبوت اس دَور میں ہند و پاکستان کی سرزمین پر نہیں ملتا اور نہ ان خانقاہوں کے وجود کا پتہ چلتا ہے، ہاں حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض شیخ الاسلام بابا فرید گنج شکر اور حضور اجمیری سرکار رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سینے میں ضرور تھا۔

بابا فرید: چونکہ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف میں رہے اور دورِ القیام (قیام کے دوران) میں خاص خدمت انجام دی جس کی تصریح "خلاصۃ القادریہ" میں مذکور ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضہ تعمیر ہو رہا تھا اور حضرت تاج الاولیاء شیخ عبد الرزاق گیلانی (خلفِ اکبر) کا اہتمام تھا آپ یعنی حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ روزانہ ایک مزدور کی حیثیت سے اس کا کام کیا کرتے جب مزدوری لینے کا وقت آتا تو غائب ہو جاتے جس سے حضرت تاج الاولیاء مُتَعَجِّب (حیرت زدہ) تھے کہ ایک رات آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، فرما رہے ہیں کہ جو شخص مزدوری لیتے وقت غائب ہو جاتا ہے مزدور نہیں بلکہ شیخ فرید مسعود ہے اُن کی عزت کرو اور مہمان بناؤ۔

انتباہ: بعض بے خبر چشتی حضرات سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ سے سیدنا اجمیری و بابا گنج شکر وخواجہ نظام الدین رحمہم اللہ کی عقیدت کا انکار کرتے ہیں انہیں ایسی غلطی سے توبہ کرنی چاہیئے۔

ملفوظات: حضرت شیخ شاذلی قدس سرہٗ نے فرمایا:

۱۔ اگر کشف و الہام موافق کتاب و سنت کے ہوں تو صحیح جانو، اگر مخالف ہوں تو ہر گز اعتبار نہ کرو، اس لئے کہ گناہ سے حفاظت کا ضامن جو رب تعالیٰ ہوا ہے وہ کتاب و سنت کے موافق عمل کرنے پر نہ کہ کشف والہام کو دستور العمل بنانے پر۔

۲۔ وہ علم حاصل کرو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا ہے اور جس کی پیروی صحابہ، تابعین، آئمہ ہدایت نے کی ہے، وہ علم مت سیکھو جس سے وسوسہ نفسانی اور خیالاتِ ظلماتی بڑھیں۔

۳۔ جب تیرے پاس نہ علم ہے اور نہ عمل تو تُو عبد اللہ (اللہ کا بندہ) ہو کر کیا کرے گا؟

۴۔ علم نام ہے علمِ توحید کا اور علم نام ہے محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، محبتِ صحابہ علیہم الرضوان اور عقائدِ اہلسنت کا حق سمجھنے کا۔

۵۔ اللہ (جل جلالہ) اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت، صالحین سے اُلفت اور آخرت کی یاد اسلام کی روح ہے۔

۶۔ سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ تیری زبان ذکرِ خدا عزوجل سے غافل اور لَغوِیات (بے ہودہ باتوں) سے بھری ہو اور تیرے ہاتھ پاؤں میں خواہشِ نفسانی کا مَیلان (خواہش) ہو۔

۷۔ تو چاہتا ہے کہ تیرا قلب گناہ کے زنگ سے آلودہ نہ ہو اور نہ کوئی غم و پریشانی گھیرے تو اِن کلمات کا ورد بکثرت کر:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ. سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ عِلْمَهَا فِیْ قَلْبِیْ وَاغْفِرْ ذَنْبِیْ

ترجمہ: پاکیزگی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی حمد کے ساتھ عظمت والے اللہ کے لئے پاکی ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اے اللہ (عزوجل)! تو ثابت رکھ اس کے علم کو میرے قلب میں اور تو بخش میرے گناہ کو۔

۸۔ اگر خواہش ہو کہ زبان راست گفتار (سچ کہنے والی) بن جائے تو اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ (سورۃ قدر) کو کثرت سے پڑھو۔

۹۔ اگر آرزو ہو کہ صاحبِ اخلاص ہو جائے تو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (سورۃ اخلاص) کا ورد کرو، اگر تمنا ہے کہ رزق وسیع ہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورۃ فلق) پڑھو، اگر شر سے بچنا چاہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورۃ ناس) پڑھتے رہو اس کے پڑھنے کی تعداد ستر (۷۰) بار سے سات سو (۷۰۰) تک ہے۔

۱۰۔ مصیبت اور بلا سے بچنے کا قلعہ استغفار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (پارہ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

ترجمہ: اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں، جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

۱۱۔ استغفار کا ورد برابر کرو خواہ گناہ سرزد ہو یا نہ ہو، دیکھو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم برابر استغفار کیا کرتے تھے حالانکہ آپ معصوم تھے اور آپ ہی کی شان میں لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (پارہ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۲) (**ترجمہ:** تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے۔) کی آیت نازل ہوئی۔

۱۲۔ جس عبادت کا جو وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اُسی وقت اُس کو ادا کرو کیونکہ وہی وقت اللہ تعالیٰ نے تیری عُبُودِیّت (بندگی) اور اپنی معبودیت کے اظہار کے لئے مقرر کیا ہے۔

۱۳۔ کوئی چیز بھلی ہو یا کسی کو اچھے حال میں دیکھو یا اپنا ظاہری و باطنی حال بہتر دیکھو تو مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔) پڑھو۔

۱۴۔ کسی گناہ کو بار بار نہ کرو اس لئے کہ گناہ کرنے والا ظالم ہوتا ہے اور ظالم کو امامت کا رتبہ نہیں ملتا ہے، جس نے گناہ سے اپنے آپ کو روکا اور مصیبتوں پر صبر کیا اور رب تعالیٰ کے وعدہ اور وعید کا یقین کیا وہ امام بنا اگرچہ اُس کی پیروی کرنے والوں کی تعداد کم ہو۔

۱۵۔ جس کرامت کے ظاہر کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی مقصود نہ ہو وہ کرامت کرامت کہلانے کے لائق نہیں ہے ایسی کرامت کا ظاہر کرنے والا ناقص اور ہلاک ہونے والا ہوگا، مجھ سے ہاتفِ غیبی نے کہا کہ کرامت کا تو طالب ہے تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر اور گناہ سے تو دور رہ۔

۱۶۔ اولیاء اللہ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک صالحین، دوسرے صدیقین۔ صالحین انبیاء علیہم السلام کے نائب ہیں اور صدیقین رسولوں کے، ان دونوں حضرات کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا انبیاء اور رُسُل کے درمیان (علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات)

۱۷۔ میں شیخ حضرت عبد السلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کرتا رہا۔ اب دس سمندروں سے فیضیاب ہو رہا ہوں یعنی سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی المرتضیٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اور حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت عزرائیل، حضرت اسرافیل، اور حضرت روحِ اکبر سے۔ (علیہم السلام) (الطبقات الکبریٰ امام شعرانی، عربی، جلد دوم، مطبوعہ مصر) [12]

نفحات الاُنس (فارسی مطبوعہ لکھنؤ مؤلفہ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہٗ) میں ہے کہ حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک غار کے اندر عبادت گزار تھا کہ دل میں کیف پیدا ہوا تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کی کہ خداوند! میں تیرا شکر گزار بندہ کب بنوں گا؟ فرمایا جب تو اپنے کو یہ سمجھے کہ مجھ پر اتنا بڑا اکرم اللہ تعالیٰ کا ہے اور یہ کرم کسی اور پر نہیں ہوا۔ اس پر یہ عرض کی کہ خداوند! سب سے زیادہ تیرا انعام انبیاء، علماء، سلاطین پر ہوا تو میں کیسے اس کا

[12] حوالہ مذکورہ

تصور کروں، آواز آئی کہ نبیوں کے انعام سے تجھے ہدایت نصیب ہوئی، علماء سے اتباعِ حق کی دولت ملی، بادشاہوں کے اِعزاز (عزت) سے امن وچین کی زندگی ملی، یہ تمام انعامات تجھے حاصل ہوئے لٰہذا تصور کر کہ سب سے زیادہ نعمتوں سے مجھے رب تعالیٰ نے نوازا جن کا شکر ادا کرنا ہم پر واجب ہے۔

حضرت شیخ نے فرمایا: مجھے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یَا عَلِیُّ طَهِّرْ ثِيَابَکَ مِنَ الْاِ نْسِ لِتَحَظَّ بِمَدَدِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْ كُلِّ نَفْسٍ (13)

ترجمہ: اے علی (ابوالحسن شاذلی) اپنے جامہ (لباس) کو ہمہ دَم گندگی سے پاک وصاف رکھو تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد تیری ہر سانس میں رہے۔

اس پر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس جامہ کہاں کہ میں اس کو پاک رکھوں، ارشاد فرمایا: اے علی (ابوالحسن شاذلی) تجھے پانچ خلعتیں (لباس) عطا ہوئیں:

(۱) خلعتِ محبت، (۲) خلعتِ معرفت، (۳) خلعتِ توحید، (۴) خلعتِ ایمان، (۵) خلعتِ اسلام

پھر ارشاد فرمایا کہ جس کو خدا عزوجل محبوب رکھتا ہے تمام کائنات اس کی ہو جاتی ہے، جو خدا عزوجل کو پہچانتا ہے اُس کی نظر میں ماسِوا اللہ ہر شے کی عظمت کم ہو جاتی ہے جس کو خدا عزوجل کا علم ہوتا ہے وہ خدا عزوجل کا شریک کسی کو نہیں بناتا ہے، جو خدا عزوجل پر ایمان رکھتا ہے وہ ہر شر سے امن وامان میں رہتا ہے جس میں اسلام کے اوصاف پائے جاتے ہیں وہ گناہ سے دور رہتا ہے اگر بتقاضائے بشریت کوئی گناہ ہو جاتا ہے تو اُس پر نادِم (شرمندہ) ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو رب تعالیٰ اُس کی توبہ قبول فرما کر اُس کو نوازتا ہے، وضاحت پر حضرت شیخ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اب وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (پارہ۲۹، سورۃ المدثر، آیت ۴) (**ترجمہ**: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔) کی تفسیر میری سمجھ میں آئی ہے، شیخِ طریقت حضرت مولانا حاجی شاہ محمد مبارک حسین قادری دربھنگوی (وصال ۱۳۴۲ھ، ۱۰ ذیقعدہ) نے بحوالہ **لطائف المنن** بیان فرمایا ہے کہ حضرت شیخ شاذلی قدس سرہٗ کے ارشادات یہ بھی ہیں۔

فرمایا کہ ابتداءً سلوک کے راستے میں چلنے والوں کو بڑی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اُن پر طرح طرح کے ظلم وستم کئے جاتے ہیں اُن کو وطن سے نکالا جاتا ہے اُن پر تہمتیں رکھی جاتی ہیں، دین ومذہب کے نام سے اُن کو بدنام کیا جاتا ہے، تعلقات اُن سے رکھنا عار (ذِلّت) سمجھا جاتا ہے لیکن وہ رَوِندَہ (مسافر) سلوک اُن تمام آلام ومصائب سے گزر جاتا ہے تو حسنِ انجام کا حسین سہرا اُسی سالِک کے سر پر ہوتا ہے۔

باطنی مقام اور عالم کے کمالِ علمی کی تکمیل اُس وقت ہوتی ہے جب کہ حسبِ ذیل اُمور سے اُن کو سابقہ (واسطہ) پڑتا ہے۔

۱۔ لوگوں کا اُس پر ہنسنا اور اُس کے شکستہ حال پر خوش ہونا۔

۲۔ احباب کی زبان ملامت کرنے پر کھلنا۔

---

[13] (نفحات الأنس من حضرات القدس، 550: أبو الحسن المغربي الشاذلي، 753/2، دار الكتب العلمية بيروت)

(الطبقات الكبرى للشعراني: المسمّى لواقح الأنوار القدسية في مناقب العلماء والصوفية، 13/2، مكتبة الثقافة الدينية، 2008)

۳۔ علماء کا حسد کرنا۔

۴۔ جاہلوں کا برا کہنا۔

عارف باللہ حضرت جعفر علی صاحب قبلہ فریدی سمتی پوری قطبِ سہر سا (مدفون خانقاہِ سربیلہ ضلع سہر ساصوبہ بہار، بھارت۔ وصال ۱۴ جمادی الاخری ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء، قادری بزرگ نے فرمایا کہ مندرجہ بالا اُمورِ اربعہ حضرت شاذلی قدس سرہٗ) کی آپ بیتی میں گنہگار نے کئی بزرگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی حیاتِ ظاہری میں حضرت شیخ کے اقوالِ اربعہ مذکورہ کی تصویر بنے رہے۔

کرامت: مشہور سیاح ابنِ بطوطہ نے لکھا ہے کہ سلطان محمد بن قلادوں کا خزانچی خیانت کے جرم میں مبتلا ہوا، سلطان نے حکم دیا کہ اُسے گرفتار کرکے قتل کر دیا جائے، مگر وہ خزانچی کسی تدبیر سے حضرت شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی پناہ میں آگیا، اس کی خبر جب سلطان کو ہوئی تو سلطان نے اُسے گرفتار کرنے کے لئے اپنا سپاہی حضرت شیخ کے پاس روانہ کیا، سپاہی حضرت شیخ کے پاس آیا اور خزانچی کی گرفتاری کے لئے سلطان کا حکم نامہ دکھایا تو حضرت نے فرمایا کہ ابھی اس کو چند روز میرے پاس رہنے دو اور تم بھی اس کی نگرانی کے لئے میرے پاس مہمان رہو، سپاہی نے سلطان کی منظوری کے بعد آپ کے پاس رہنا منظور کر لیا۔ اسی اثناء میں حضرت شیخ نے تانبا جمع کرنے کا حکم دیا، چناچہ سب لوگ تانبا لے کر آئے اور آپ کے پاس جمع کرتے رہے جب کئی من تانبا اکھٹا ہو گیا تو حضرت نے اُسی خزانچی کو حکم دیا کہ وہ اس تانبے کے ڈھیر پر پیشاب کر دے، اُس نے تعمیلِ حکم میں پیشاب کیا، جس سے وہ تمام تانبا سونا بن گیا، حضرت نے وہ تمام سونا اُس سپاہی کے ذریعہ سے سلطان کے پاس روانہ کر دیا، جس سے سلطان کا خزانہ بھر گیا اور خزانچی گرفتاری اور قتل سے محفوظ رہا۔

وفات: حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں حج وزیارت کا ولولہ موجیں لیتا تھا جس سے آپ بیتاب ہو جایا کرتے تھے نہ معلوم اس جذبہ کے زیرِ اثر آپ نے کتنے حج کئے اور کتنی مرتبہ مدینہ طیبہ حاضر ہو کر شرفِ زیارتِ روضہ پاک و مسجدِ نبوی حاصل کیا، سالِ وفات میں کعبہ معظمہ کی زیارت کا شوق پھر اُبھرا چناچہ ولولہ اشتیاق میں آپ نے رَختِ سَفَر (سفر کا سامان) باندھا اور اسکندریہ سے روانہ ہو گئے ابھی راستہ ہی میں تھے کہ بیمار ہو گئے، جب صحرائے عیذاب میں پہنچے تو شوق نے وَصل (ملاقات) کا پیام سنایا چناچہ آپ نے اپنی جان نذر کی، جانِ آفرین نے اس کو قبولیت بخشی، وصل و وصال نے لطف اندوزی کی نعمت عطا کی اور حیاتِ جاوید انعام میں ملی۔

منقول ہے کہ صحرائے عیذاب میں وصال سے پہلے عشاء کی نماز کے بعد جملہ رفقائے سفر کو وصیت کی اور اپنے سفر آخرت کا ذکر کیا، اسی رات کا جب آخری حصہ آیا تو وصال باللہ کا شرف حاصل ہوا، وصال کے وقت حضرت شیخ کی عمر کی منزل ایک سو پانچ تھی، ذوالقعدہ کا مہینہ چھ سو چھپن ہجری کا سن تھا۔ (الطبقات الکبری. للشعرانی)[14]

والی دین مہر منیر (۶۵۶ھ) ماہ وسالِ وصال ہے، جسمِ پاک صحرائے عیذاب میں دفن ہوا، ان کی تدفین کے بعد عیذاب کا مشہور کھاری چشمہ آبِ شیریں کا چشمہ بن گیا۔

---

[14] (الطبقات الکبری للشعراني: المسمّى لواقح الأنوار القدسية في مناقب العلماء والصوفية. 13/2. مكتبة الثقافة الدينية.، 2008)

شیخ کی الھامی دعائیں: حضرت شاذلی قدس سرہٗ کی الہامی دعائیں چند ہیں: (۱) دعائے حزب البحر،(۲) دعائے حزب النصر،(۳) دعائے حزب البر،(۴) دعائے حزب الوسیلہ۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور، موثر، مقبول دعا دعائے حزب البحر ہے جو اپنے فوائد واثرات کے سبب سے طریقت کے مشائخ کے اوراد میں داخل ہے، یہ دعا حضرت شیخ کو سفر حج کرتے ہوئے بحری جہاز میں حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی تھی، شیخ کا ایک رسالہ ''جواھر المصونہ لآلی المکنونہ'' جو دعا ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' کے خواص میں ہے، جو مصر میں چھپا ہے۔ مزید حالات کے لئے ملاحظہ ہو ''الطبقات الکبری للشعرانی''، ''الانتصاح فی ذکر اھل الاصلاح'' از حافظ انور علی انور قلندر کاکوروی، ''لطائف المنن'' از حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۳ھ)، ''نفحات الانس'' از حضرت شیخ عارف باللہ عبدالرحمن جامی (متوفی ۸۹۸ھ) رحمہم اللہ۔

(حزب النصر)

حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَللّٰھُمَّ بِسَطْوَۃِ جَبَرُوْتِ قَھْرِکَ وَبِسُرْعَۃِ اِعَانَۃِ نَفْرِکَ

ترجمہ: اے اللہ! تجھے قسم ہے اپنے قاہرانہ غلبہ کے شان کی اور تجھے قسم ہے فریادیوں کی فی الفور نصرت واعانت کرنے کی۔

وَبِغَیْرَتِکَ لِاِنْتِھَاکِ حُرُمَاتِکَ وَبِحِمَایَتِکَ لِمَنِ احْتَمٰی بِاٰیٰتِکَ

ترجمہ: تجھے تیری اُس غیرت کی قسم جو تیری حدود کی پامالی کے وقت ہوتی ہے اور تجھے تیری اُس حمایت کی قسم جو اس کے لئے ہوتی ہے جو تیری آیات کی حفاظت کرے۔

نَسْءَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا قَرِیْبُ یَا سَرِیْعُ یَا مُنْتَقِمُ

ترجمہ: ہم تجھ سے گزارش کرتے ہیں اے اللہ! اے سُننے والے، اے سب سے قریب، اے فوری پہنچنے والے، اے بدلہ لینے والے۔

یَا شَدِیْدُ الْبَطْشِ یَا جَبَّارُ یَا قَھَّارُ یَا مَنْ لَّا یُعْجِزُہٗ قَھْرَ الْجَبَابِرَۃِ

ترجمہ: اے جبار! اے زبردست! اے جس کو عاجز نہیں کرتی بادشاہوں کی تونگری۔

وَلَا یُعْظَمُ عَلَیْہِ ھَلَاکُ الْمُتَمَرِّدَۃِ مِنَ الْمُلُوْکِ وَلَا کَاسِرَۃِ

ترجمہ: اور نہ ہی تیرے ہاں بڑے بڑے سلاطین کو تباہ وبرباد کرنا کوئی بڑی بات ہے۔

اَنْ تَجْعَلَ كَيْدَ مَنْ كَادَنِيْ فِيْ نَحْرِهٖ وَمَكْرَ مَنْ مَكَرَ نِيْ

ترجمہ: یہ کہ مجھ سے فریب کرنے والے کے فریب کو اُس کی گردن میں لٹکا دے اور مجھے دھوکہ دینے والے کو اُس کے دھوکہ میں گرفتار کر دے۔

وَحُفْرَةَ مَنْ حَفَرَلِيْ وَاقِعاً فِيْهَا وَمَنْ نَصَبَ لِيْ شَبَكَةَ الْخِدَاعِ اِجْعَلْهُ يَا سَيِّدِيْ مَسَّاقاً اِلَيْهَا وَمُصَادًا فِيْهَا وَاَسِيْرًا لَدَيْهَا

ترجمہ: اور جو میرے لئے گڑھا کھودے اُس کو اُس میں گرادے اور گرفتار کر دے اور جو میرے لئے دھوکے کا جال بچھائے اے میرے سردار! اُس کو اُسی حال کی طرف لے جا اور اُسی میں پھنسادے اور اُسی میں گرفتار کر دے۔

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ اكْفِنَا هَمَّ الْعِدَا وَلَقِّهِمَّ الرَّدَا

ترجمہ: اے اللہ! مجھے حروفِ مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ کی قسم ہے دشمن کے بُرے ارادوں کے مقابلہ میں تو ہی ہمیں کافی ہے اُنہیں ہلاکت سے دوچار کر۔

وَاجْعَلْهُمْ لِكُلِّ حَبِيْبٍ فِدًا وَسَلِّطْ عَلَيْهِمْ اٰجِلِ النِّقْمَةِ فِيْ الْيَوْ مِ وَالْغَدَا

ترجمہ: اور انہیں اپنے ہر دوست پر قربان کر اور اُن پر فوری انتقامی سزا آج کل ہی نافذ کر دے۔

اَللّٰهُمَّ بَدِّدْ شَمْلَهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ۔ اَللّٰهُمَّ اَقْلِلْ عَدَدَهُمْ

ترجمہ: اے اللہ! اُن کا شیرازہ بکھیر دے اُن کی جماعت میں تفرقہ ڈال دے اور اُن کی تعداد کم کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الدَّاءِرَةِ عَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اَوْصِلِ الْعَذَابَ اِلَيْهِمِ

ترجمہ: اے اللہ! ان کو مصائب میں گھیر لے اور ان پر عذاب پہنچا دے۔

اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمْ عَنْ دَاءِرَةِ الْحِلْمِ وَا سْلُبْهُمْ مَدَدَ الْاِمْهَالِ

ترجمہ: اے اللہ! اُن کو اپنے حلم کے دائرہ سے نکال باہر کر اور اُن سے اپنی مہلت کی امداد سلب کر۔

وَغُلَّ اَيْدِيْهِمْ وَارْبِطْ عَلٰى قُلُوْ بِهِمْ وَلَا تُبَلِّغْهُمُ الْاٰمَالَ

ترجمہ: اور اُن کے ہاتھ جکڑ دے اُن کے دلوں کو باندھ دے اور اُنہیں اُن کی اُمیدوں تک نہ پہنچا۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ مَزَّقْتَ لِاَعْدَاءِكَ

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے دشمنوں کو اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اِنْتِصَارًا لِاَنْبِیَاءِکَ وَرُسُلِکَ وَاَوْلِیَاءِکَ (تین بار)

ترجمہ: جیسے تو اپنے پیغمبروں، رسولوں اور اولیاء کی مدد کرتے ہوئے اُن کے دشمنوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا رہا۔

اَللّٰھُمَّ اِنْتَصِرْلَنَا اِنْتِصَارِکَ لِاَحْبَابِکَ عَلیٰ اَعْدَاءِکَ

ترجمہ: اے اللہ! ہمارا انتقام لے جیسے تو اپنے محبوب بندوں کا انتقام اپنے دشمنوں سے لیتا رہا۔

اَللّٰھُمَ لَا تُمَکِّنِ اَلْاَعْدَاءَ فِیْنَا وَلَا تُسَلِّطْھُمْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا (تین بار)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہم پر ہمارے دشمنوں کو مسلط نہ فرما اور نہ ہمیں ہمارے گناہوں کے بدلے میں اُن کے حوالے فرما۔

حٰمٓ۔ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ اَلْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَیْنَا لَا یُنْصُرُوْنَ

ترجمہ: معاملہ شدت اختیار کر چکا ہے اور مدد آپہنچی ہے اب ہمارے خلاف دشمنوں کی امداد نہ ہو گی۔

حٰمٓ۔ عٓسٓقٓ۔ حِمَایَتُنَا مِمَّا نَخَافُ

ترجمہ: حم۔ عسق ہماری حمایت کریگی اُس چیز سے جس سے ہم خوفزدہ ہیں۔

اَللّٰھُمَ قِنَا شَرَّ الْاَسْوَاءِ وَلَا تَجْعَلْنَا مَحَلًّا لِّلْبَلْوٰی

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں بدیوں کی شرارت سے بچا اور ہمیں آزمائش کا مورد نہ بنا۔

اَللّٰھُمَ اَعْطِنَا اَمَلَ الرَّجَاءِ وَفَوْقَ الْاَمَلِ

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں ہماری توقعات عطا فرما بلکہ ہماری توقعات سے بالاتر نعمت عطا فرما۔

یَاھُوَ یَاھُوَ یَاھُوَ یَا مَنْ بِفَضْلِہٖ نَسْءَلُکَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ اِلٰھِیْ اَلْاِجَابَۃِ اَلْاَجَابَۃِ

ترجمہ: اے خدا! اے خدا! اے خدا! اے وہ کہ تیرے فضل و کرم سے تیری فوری امداد۔ فوری قبولیت کی التجا کرتے ہیں۔

مَامَنْ اَجَابَ نُوْحاً فِیْ قَوْمِہٖ وَیَا مَنْ نَصَرَ اِبْرَاھِیْمَ عَلیٰ اَعْدَاءِہٖ

ترجمہ: اے وہ کہ تُو نے حضرت نوح (علیہ السلام) کی دُعا اُن کی قوم کے متعلق قبول فرمائی۔ اے وہ کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی اُن کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد فرمائی۔

وَیَا مَنْ رَدَّ یُوْسُفَ عَلیٰ یَعْقُوْبَ یَا مَنْ کَشَفَ ضَرُّ اَیُّوْب

ترجمہ: اے وہ کہ تو نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کو حضرت یعقوب (علیہ السلام) سے ملا دیا۔ اے وہ کہ تو نے حضرت ایوب (علیہ السلام) کی مصیبت دور فرمائی۔

یَا مَنْ اَجَابَ دَعْوَۃَ زَکَرِیَّا یَا مَنْ قَبِلَ تَسْبِیْحَ یُوْنُسَ بِنْ مَتّٰی

ترجمہ: اے وہ کہ تو نے حضرت زکریا (علیہ السلام) کی دعا قبول کی۔ اے وہ کہ تو نے حضرت یونس بن متّٰی کی تسبیح قبول فرمائی۔

نَسْءَلُکَ بِاَسْرَارِ ھٰذِہِ الدَّعْوَاتِ اَنْ تَتَقَبَّلَ مَابِہٖ دَعْوَنَاکَ

ترجمہ: اور ہم ان دعاؤں کے اسرار کے طفیل تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول فرما۔

وَاَنْ تُعْطِیَنَا مَاسَءَلْنَاکَ اَنْجِزْلَنَا وَعْدَکَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ لِعِبَادِکَ الْمُوْئمِنِیْنَ

ترجمہ: اور یہ کہ جو ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اپنا وعدہ جو تو نے مومن بندوں سے کر رکھا ہے اُسے پورا فرما۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

اَنْقَطَعَتْ اٰمَالُنَا وَعِزَّتِکَ اِلَّا مِنْکَ

ترجمہ: ہماری تمام اُمیدیں ختم ہو گئی ہیں۔ مجھے تیری عزت کی قسم ہے صرف مجھے تجھ سے اُمید ہے۔

وَخَابَ رَجَاؤُنَا وَحَقِّکَ اِلَّا فِیْکَ اِنْ اَبْطَاَتْ غَارَۃُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ فَاَقْرَبُ الشَّیْءِ مِنَّا غَارَۃُ اللّٰہِ

ترجمہ: اور ہماری توجہات سب سے ناکام ہو گئیں۔ صرف تجھ سے توقع باقی ہے اگر ہمارے متعلقین کی غیرت سرد پڑ گئی ہے اور دُور ہو گئی ہے تو کوئی بات نہیں۔ سب سے قریب شے ہمارے لئے تیری غیرت ہے۔

یَاغَارَۃَ اللّٰہِ جِدِّیْ السَّیْرَ مُسْرِعَۃً فِیْ حَلِّ عُقْدَتِنَا

ترجمہ: اے اللہ کی غیرت! فوری پہنچ اور ہماری مُشکل حل کر۔

یَا غَارَۃَ اللّٰہِ عَدَتِ الْعَادُوْنَ وَجَارُوْا وَرَجَوْنَا اللّٰہَ مُجِیْراً وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیّاً وَکَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْراً

ترجمہ: اے اللہ کی غیرت! ظالموں نے ہم پر زیادتی کی اور ظلم کیا اور ہم نے اللہ سے مدد مانگی جو مدد کرنے والا ہے اور پناہ دینے والا ہے۔ اللہ ہی کافی ہے کارساز و مددگار۔

وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

ترجمہ: اور ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اور کوئی قوت وطاقت نہیں مگر اللہ کی جو سب سے بڑا ہے۔

اِسْتَجِبْ لَنَا اٰمِيْنَ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

ترجمہ: ہماری دعا قبول فرما(آمین) پس ظالموں کی جڑ کٹ جائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمْ

ترجمہ: اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لائق ہیں جو پروردگارِعالم ہے، اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی آل اور اُن کے اصحاب پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ '

بہاولپور، پاکستان